ترتیب قرآن

حافظ محمد عبدالقیوم ☆

قرآن مجید ایک ترتیب آیات وہ ہے جس کے مطابق اس کا نزول ہوا اس کو ترتیب نزولی کہتے ہیں جبکہ دوسری ترتیب آیات جس کے مطابق قرآن مجید مرتب ہوا اور جو آج ہمارے پاس تدوینی شکل میں موجود ہے اس کو ترتیب توقیفی کہا جاتا ہے۔ یعنی قرآن مجید کی وہ ترتیب جو بحکم الٰہی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو تلقین فرمائی۔ چنانچہ جبرئیلؑ جب وحی لاتے تو ساتھ اس کا محل بھی بتاتے کہ اس کو فلاں سورۃ میں فلاں آیت کے تحت رکھا جائے۔ نبی کریم ﷺ کا تبین وحی کو اس کی جگہ و مقام کی نشاندہی فرما دیتے تھے۔

چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیات کے توقیفی ہونے پر اجماع نقل کیا گیا اسی طرح علامہ برہان الدین زرکشی نے "البرھان فی علوم القرآن" میں اور ابو جعفر بن زبیر نے اپنی کتاب "المناسبات" میں اس اجماع کی تصریح کی ہے :

"الا جماع والنصوص المترادفة علی ان ترتیب الآیات توقیفی لا شبهة فی ذلک أما الاجماع فنقله غیرو احد منهم الزرکشی فی "البرھان" و ابو جعفر بن الزبیر فی "مناسباته " و عبارته ترتیب الآیا ت فی سورھا واقع بتوقیفه ﷺ و أمره من غیر خلاف فی ھذا بین المسلمین"(۱)

اسی طرح درج ذیل روایات سے بھی یہ بات واضح ہو رہی کہ

☆ لیکچرر، شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۱۔ حضرت جبرئیل جب وحی لاتے تو ساتھ ہی اس کا محل بھی بیان فرمادیتے کہ اس کو فلاں سورۃ میں فلاں آیت کے بعد رکھا جائے۔ اور نبی کریم ﷺ کاتبین وحی کو اس حقیقت سے آگاہ فرمادیتے۔ حدیث نبویؐ ہے:

"کان رسول الله ﷺمما یاتی علیه الزمان و هو تنزل علیه السور ذوات العدد ، فکان اذا نزل علیه الشیء منه دعا بعض من کان یکتب فیقول: (ضعوا هذه الآیات فی السورة التی یذکر فیها کذاوکذا)، و اذا نزلت علیه الأیة یقول : (ضعوا هذه الآیة فی السورة التی یذکر فیها کذاو کذا)"(۲)

۲۔ "عن زید بن ثابت قال: کنا عند رسول الله ﷺ نولف القرآن من الرقاع"(۳)

علامہ بیہقی اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ متفرق نازل ہونے والی آیتوں کو رسول اللہ ﷺ کے ایماء سے کاتبین وحی ترتیب وار ان کی سورتوں میں جمع کردیا کرتے تھے۔

قال البیهقی : "الشبه أن یکون المراد به تالیف ما نزل من الآیات المفرقة فی سورها، و جمعها فیها ، بإشارة من النبی ﷺ"(۴)

۳۔ "أخرج احمد با سناد حسن عن عثمان بن أبی العاص قال : کنت جالساً عند رسول الله ﷺ اذشخص بصرة ثم صوبه ثم قال : أتانی جبرئیل فأمرنی أن أضع هذه الآیة هذا الموضع من هذه السورة(إن الله یأمر با لعدل والاحسان الی آخرها)"(۵)

امام احمد سند حسن کے ساتھ عثمان بن ابی العاص سے روایت کیاہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اسی دوران نبی کریم ﷺ نے اچانک آنکھ اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر جھکا لینے کے بعد فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور حکم دیا کہ میں اس آیت کو اس سورۃ کی اس جگہ پر رکھوں۔

۴۔ "عن عمر قال ما سألت النبیؐ عن شیء أکثر مما سألته

عن الكلالة حتى طعن بأصبعه فى صدرى و قال تكفيك آية
الصيف التى فى آخر سورة النساء" (٦)

امام مسلم عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کثرت سے کوئی بات نہیں پوچھی جس کثرت سے "کلالہ" کی نسبت پوچھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینہ میں اپنی انگشت مبارک گاڑ کر فرمایا تیرے لیے وہی موسم گرما کی نازل شدہ آیت کافی ہے جو سورۃ النساء کے آخر میں ہے۔

۵۔ "عن ابی الدرداء مرفوعا من حفظ عشر آیات من أول
سورة الكهف عصم من الدجال " (۷)

جو شخص سورۃ الکھف کے شروع کی دس آیتیں حفظ کرلے گا وہ دجال کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۶۔ "من قرأ الآيتين من آخر سورة البقرة فى ليلة كفتاه"(۸)

درج بالا بحث وروایات کی روشنی میں یہ نتیجہ بآسانی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کی ترتیب توقیفی ہے اور اسی پر تمام علماء کا اجماع ہے۔

ترتیب سور

قرآن مجید کی سورتوں کی ترتیب کے متعلق تین قسم کے اقوال پائے جاتے ہیں۔

ا۔ ایک قول یہ ہے کہ قرآن مجید کی سور کی موجودہ ترتیب توقیفی نہیں بلکہ اسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے اجتہاد اور فہم ودانش سے سرانجام دیا ہے۔ جن اشخاص کی یہ رائے ہے ان میں امام مالک اور ایک قول کے مطابق ابو بکر باقلانیؒ وغیرہ شامل ہیں اور ابن فارس نے بھی "کتاب المسائل والخمس" میں یہی مذہب اختیار کیا ہے وہ فرماتے ہیں :

"جمع القرآن على ضربين : أحدهما تاليف السور، كتقديم السبع الطوال و تعقيبها بالمئين ، فهذا هوالذى تولته الصحابة رضى الله عنهم. وأما الجمع الآخر وهو جمع الآيات فى السور ، فذلک شیء تولاه النبى كما أخبربه جبرئيل عن أمر ربه عزوجل" (۹)

اس گروہ کے دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مصاحف میں پائی جانے والی ترتیب سور ایک دوسرے سے مختلف تھی۔ لہٰذا اگر سورتوں کی ترتیب توقیفی ہوتی اور حکم نبویؐ کے مطابق ہوتی تو صحابہ کے مصاحف میں ترتیب سور کا اختلاف نہ ہوتا۔

دوسری دلیل اسی گروہ کی طرف سے یہ دی گئی ہے کہ درج ذیل روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سور کی ترتیب اجتہادی ہے۔

"عن ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان: ما حملكم إن عمدتم إلى الأنفال وهى من المثانى و إلى برائة وهى من المئين فقرنتم بينهما ولم تكتبوا بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم وو ضعتموها فى السبع الطوَل ما حملكم على ذلك فقال عثمان : كا ن رسول الله ﷺ مما يأتى عليه الزمان و هوينزل عليه السور ذوات العدد فكان اذا نزل عليه الشيء دعا بعض من كان يكتب فيقول : ضعوا هئولاء الآيات فى السورة التى يذكر فيها كذا وكذا ، فإذا أنزلت عليه الآية فيقول : ضعوا هذه الآية فى السورة التى يذكر فيها كذا و كذا وكانت الأنفال من اوائل ما نزلت بالمدينة وكان براء ة من آخر القرآن و كانت قصتها شبيهة بقصتها فظننت أنها منها فقبض رسول الله ﷺ ولم يبين لنا أنها منها فمن أجل ذلك قرنت بينهما ولم أكتب بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم وو ضعتها فى السبع الطول"(۱۰)

۲۔ قرآن مجید کی ترتیب سور کے بارے میں دوسرے گروہ کی رائے ہے کہ سورۂ برات کے علاوہ قرآن مجید کی تمام سور کی ترتیب توقیفی ہے۔ اس گروہ میں سر فہرست علامہ بیہقیؒ ہیں وہ لکھتے ہیں :

"وأعلم أن القرآن كان مجموعاً كله فى صدور الرجال أيام حياة رسول الله ﷺ و موء لفاً هذا التاليف الذى نشاهده و نقرؤه إلا سورة (براء ة) فإنها كانت من آخر ما نزل من القرآن ولم يبين رسول الله ﷺ لأصحابه

موضعها من التاليف حتی خرج من الدنیا، فقرنها الصحابہؓ بالأنفال، وبیان ذلک حدیث ابن عباس قال: قلت لعثمان.........(۱۱)

۳۔ قرآن مجید کی سورتوں کی ترتیب کے متعلق تیسری رائے یہ ہے کہ تمام سور کی ترتیب نبی کریم ﷺ کے حکم سے ترتیب پائی ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے تمام سور کی ترتیب توقیفی ہے۔

تیسری رائے کے قائلین میں ابو بکر بن الانباریؒ، ابو جعفر النحاسؒ اور دوسرے قول کے مطابق قاضی ابو بکر باقلانیؒ شامل ہیں۔ چنانچہ اس رائے کے حاملین کی طرف سے یہ دلائل دیے جاتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بے شمار ارشادات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حذیفہؓ اور ان کے قبیلہ کے لوگوں سے فرمایا کہ "مجھ پر قرآن مجید کا ایک حزب طاری ہو گیا" (یعنی قرآن مجید کی ایک منزل پڑھنا معمول بن گیا تھا) نبی کریم ﷺ کی یہ بات سننے کے بعد حضرت حذیفہؓ نے اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا کہ وہ اس وقت تک گھر سے نہیں نکلیں گی جب تک اس حزب کو پورا حفظ نہ کر لیں گے۔ چنانچہ انہوں نے صحابہ کرامؓ سے قرآن مجید کے حزبوں یا منزلوں کے متعلق پوچھا کہ وہ قرآن مجید کو منزلوں اور حزبوں میں کس طرح تقسیم کرتے ہیں تو صحابہ کرامؓ نے فرمایا کہ وہ قرآن مجید کی منزلیں تین، پانچ، سات، نو، گیارہ اور تیرہ سورتوں کی کیا کرتے ہیں اور آخری منزل مفصل سورۃ ق سے آخر قرآن تک کرتے ہیں۔

"عن حذیفة الثقفی قال: کنت فی الوفد الذی أسلموا من ثقیف فقال لنا رسول الله ﷺ: لنا طراأ علیه حزب من القرآن فأردت ألا أخرج حتی أقضیه فسألنا أصحاب رسول الله قلنا: کیف تحزبون القرآن؟ قالوا: نحزبه ثلاث سور و خمس سور و سبع سور و تسع سور و احدی عشرة سور و ثلاث عشرة و حزب المفصل من (ق) حتی نختم۔ قالو: فهذا یدل علی أن ترتیب السور علی ما هو فی المصحف الآن کان علی عهد رسول الله۔ (۱۲)

چنانچہ درج بالا روایت اس بات پر واضح دلیل ہے کہ عہد نبویؐ میں سورتوں کی ترتیب موجودہ ترتیب

قرآن ہی کے مطابق تھی۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا" زھراوین "سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھا کرو۔

"اقرء و االزهرا وين البقرة و آل عمران"(۱۳)

درج بالا روایت سے بھی یہ معلوم ہو رہا ہے کہ عہد نبوی میں بھی سورتوں کی ترتیب موجودہ ترتیب ہی کے مطابق تھی اسی طرح اور بے شمار روایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔

ابو جعفر النحاس فرماتے ہیں قول مختار یہ ہے کہ اس (موجودہ) ترتیب پر سورتوں کی تالیف رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے۔ جس پر واثلہؓ کی روایت "أعطيت مكان التوراة السبع الطوال" شاہد ہے۔

"قال أبو جعفر النحاس : المختار أن تأليف السور على هذا الترتيب من رسول الله ﷺ لحديث واثلة : أعطيت مكان التوراة السبع الطوال"(۱۴)

اور ابو بکر بن الانباریؒ بھی یہی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اپنی مکمل صورت میں آسمان دنیا پر نازل کیا اور پھر تقریباً بیس برس میں تھوڑا تھوڑا کر کے نبی کریم ﷺ کے قلب اطہر پر نازل کیا۔ چنانچہ سورۃ کا نزول کسی نئی بات کے پیش آنے پر اور آیت کا نزول کسی کے دریافت کرنے کے جواب میں ہوتا تھا اور نزول قرآن کے وقت حضرت جبرائیل اس آیت یا سورۃ کے مقام و محل سے نبی کریم ﷺ کو آگاہ فرما دیتے تھے۔ اس لیے سورتوں کا اتساق اور ترتیب بھی آیات اور حروف کے اتساق و ترتیب کی طرح سب کچھ نبی کریم ﷺ کی جانب سے ہے، لہٰذا جو شخص کسی سورت کو مقدم یا موخر کرے گا وہ گویا کہ نظم قرآن میں خلل ڈالے گا۔

"قال : أنزل الله القرآن إلى سماء الدنيا ثم فرقه في بضع و عشرين سنة ، فكان السورة تنزل لأمرٍ يحدث ، والآية جواباً لمستخبر، و يقف جبرئيل النبي ﷺ على مو ضع السورة و الآيات و الحروف كله من

النبی ﷺ فمن قدم سورة أو أخرها أفسد نظم القرآن " (۱۵)

درج بالا دلائل کی روشنی میں یہی بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ سور قرآن کی ترتیب توقیفی ہے جسے نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل کی ایماء پر ترتیب دیا اور اس بارے میں قوی ترین دلیل حضرت عثمانؓ سے مروی وہ روایت ہے جسے امام بیہقیؒ نے "شعب الایمان" میں نقل کیا ہے :

"قال عثمان بن عفان: وضعهم الآيات و السور في مواضعها بأمر النبی ﷺ" (۱٦)

اور جہاں تک امام مالکؒ کے اس قول کا تعلق ہے کہ صحابہ کرامؓ نے قرآن مجید کی سورتوں کی ترتیب اپنے اجتہاد سے قائم کی تو اس کے بارے میں علامہ زرکشی نے "البرھان فی علوم القرآن" میں لکھا ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں کی ترتیب کے اجتہادی اور توقیفی ہونے کے بارے میں فریقین کا اختلاف محض لفظی ہے۔ چنانچہ فریق ثانی بھی اس بات کا قائل ہے کہ صحابہ کرامؓ چونکہ اسباب نزول اور کلمات قرآن کے مواقع کا علم رکھتے تھے۔ اس لیے ان کو اس ترتیب کا رمز معلوم ہو گیا تھا۔ چنانچہ امام مالکؒ کا قول ہے کہ "صحابہ کرامؓ نے قرآن مجید کی ترتیب محض اس انداز پر کی ہے جسے وہ نبی کریم ﷺ سے سنتے آئے تھے" اور اسی کے ساتھ امام مالک نے چونکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ "سورتوں کی ترتیب صحابہ کرامؓ کے اجتہاد کا نتیجہ ہے" لہٰذا اختلاف کا یہ نتیجہ نکلا کہ آیا یہ اجتہادی ترتیب نبی کریم ﷺ سے کسی قولی روایت (توقیفی) کے ذریعے عمل میں آئی یا محض فعلی اسناد کی بنیاد پر تھی۔ جس کی وجہ سے انہیں اس میں کلام کرنے کی گنجائش مل گئی۔ علامہ زرکشیؒ کا قول حسب ذیل ہے :

يجعل الخلاف من أساسه لفظيا فقال: والخلاف بين الفريقين۔أي القائلين بأن الترتيب عن اجتهاد و القائلين بأنه عن توقيف۔ لفظی ، لأن القائل بالثاني يقول: إنه رمز إليهم ذلک لعلمهم بأسباب نزوله و مواقع كلماته، ولهذا قال مالک: إنما ألفوا القرآن على ما كانوا يسمعونه النبی ﷺ مع قوله بأن ترتيب السور كا ن با جتهاد منهم ، فآل الخلاف إلى أنه هل هو بتوقيف قولی، أو بمجرد إسناد فعلی، بحيث يبقى لهم فيه

مجال للنظر۔(۱۷)

قرآن مجید کی سورتوں کی ترتیب کے بارے میں بحث کا ماحاصل یہ ہے کہ تمام سور قرآنی کی ترتیب توقیفی ہے اور یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے۔اس کے بعد اس بات کا بالتفصیل جائزہ لیا جاتا ہے کہ صحابہ کرام کے مصاحف کے اختلاف کی نوعیت کیا تھی جس کی وجہ سے عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ اختلاف مصاحف صحابہ کرامؓ کی وجہ سے سورتوں کی ترتیب بھی اجتہادی ہونا قرار پاتی ہے۔

اختلاف مصاحف صحابہ کرامؓ

اختلاف مصاحف سے متعلق جو روایات ذخیرہ حدیث میں پائی جاتی ہیں وہ متعلقہ صحابی سے قولاً مروی نہیں ہیں بلکہ اس طرح مروی ہیں کہ فلاں صحابی کے مصحف کی ترتیب سور اس طرح تھی چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مصحف کی جو ترتیب کتب میں موجود ہے وہ اس ترتیب سے مختلف ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے قولاً منقول ہے۔(مختلف صحابہؓ کے مصاحف کی منقولہ ترتیب ملاحظہ فرمائیں) (۱۸)

مصحف علی بن أبی طالب	مصحف أبی بن کعبؓ	مصحف ابن مسعودؓ	مصحف ابن عباسؓ
۱۔ البقرة	فاتحة الكتاب	البقرة	اقرأ
۲۔ يوسف	البقرة	النساء	ن
۳۔ العنكبوت	النساء	آل عمران	والضحى
۴۔ الروم	آل عمران	المص	المزمل
۵۔ لقمان	الأنعام	الأنعام	المدثر
۶۔ حم السجدة	الأعراف	المائدة	الفاتحة
۷۔ الذاريات	المائدة	يونس	تبت

٨۔ هل اتی	الأنفال	براءة	كورت
٩۔ الم تنزيل	توبة	النحل	الأعلى
١٠۔ السجده	هود	هود	والليل
١١۔ النزعات	مريم	يوسف	والفجر
١٢۔ إذاالشمس	الشعراء	بنى اسرائيل	ألم نشرح
١٣۔إذاالسماء انفطرت	الحج	الأنبياء	الرحمن
١٤۔ إذالسماء انشقت	يوسف	المومنون	والعصر
١٥۔ سبح اسم ربک	الكهف	الشعراء	الكوثر
١٦۔ لم يكن	النحل	الصافات	التكاثر
١٧۔ آل عمران	الأحزاب	الأحزاب	الدين
١٨۔ هود	بنى اسرائيل	حج	الفيل
١٩۔ الحج	الزمر	النور	الكافرون
٢٠۔ الحجر	حم تنزيل	الأنفال	الإخلاص
٢١۔ الأحزاب	طٰهٰ	مريم	النحل
٢٢۔ الدخان	الأنبياء	العنكبوت	الأعمى
٢٣۔ الحاقة	النور	الروم	القدر
٢٤۔ سأل سائل	المومنون	يس	والشمس
٢٥۔ عبس و تولىٰ	حم المومن	الفرقان	البروج
٢٦۔ والشمس	الرعد	الحج	التين
٢٧۔ إنا أنزلناه	طسم	الرعد	قريش

٢٨ـ إذا زلزلت	القصص	سبا	القارعة
٢٩ـ ويل لكل	طس	الملائكة	القيامة
٣٠ـ ألم تركيف	سليمان	إبراهيم	الهمزة
٣١ـ لإيلاف قريش	الصفات	ص	والمرسلات
٣٢ـ النساء	داود	الذين كفروا	ق
٣٣ـ النحل	ص	القمر	البلد
٣٤ـ المومنون	يس	الزمر	الطارق
٣٥ـ يس	أصحاب الحجر	حم المومن	القمر
٣٦ـ حم عسق	حم عسق	حم المو من	ص
٣٧ـ الواقعة	الروم	حم الزخرف	الأعراف
٣٨ـ الملك	الزخرف	السجدة	الجن
٣٩ـ يأيها المدثر	حم السجدة	الأحقاف	يس
٤٠ـ أرأيت	إبراهيم	الجاثية	الفرقان
٤١ـ تبت	الملائكة	الدخان	الملائكة
٤٢ـ قل هو الله	الفتح	إنا فتحنا	مريم
٤٣ـ والعصر	محمد	الحشر	طه
٤٤ـ القارعة	الحديد	تنزيل السجدة	الشعراء
٤٥ـ والسماء ذات البروج	الظهار	الحشر	النمل
٤٦ـ والتين	تبارك	تنزيل	القصص
٤٧ـ طس	الفرقان	السجدة	بنى اسرائيل
٤٨ـ النمل	ألم تنزيل	ق	يونس

٤٩ـ المائدة	نوح	الطلاق	هود
٥٠ـ يونس	الأحقاف	الحجرات	يوسف
٥١ـ مريم	ق	تبارك الذى	الحجر
٥٢ـ طسم	الرحمن	التغابن	الأنعام
٥٣ـ الشعراء	الواقعة	المنافقون	الصافات
٥٤ـ الزخرف	الجن	الجمعة	لقمان
٥٥ـ الحجرات	النجم	الحواريون	سبأ
٥٦ـ ق	ن	قل أوحى	الزمر
٥٧ـاقتربت الساعة	الحاقة	إناأرسلنا نوحا	المومن
٥٨ـ الممتحنة	الحشر	المجادلة	حم السجدة
٥٩ـوالسماء والطارق	الممتحنة	الممتحنة	حم عسق
٦٠ـ لا أقسم بهذا البلد	المرسلات	يأيها النبى لم تحرم	الزخرف
٦١ـ ألم نشرح	عم يتساءلون	الرحمن	الدخان
٦٢ـ والعاديات	الإنسان	النجم	الجاثية
٦٣ـ إنا أعطيناك	لاأقسم	الذاريات	الأحقاف
٦٤ـقل يأيها الكافرون	كورت	الطور	الذاريات
٦٥ـ الأنعام	النازعات	اقتربت الساعة	الغاشية
٦٦ـ سبحان	عبس	الحاقة	الكهف
٦٧ـ اقتربت	المطففون	إذا وقعت	النحل
٦٨ـ الفرقان	إذا السماء انشقت	ن والقلم	نوح

٣٩ـ موسى	التين	النازعات	إبراهيم
٤٠ـ فرعون	اقراء باسم ربك	سأل سائل	الأنبياء
٤١ـ حم	الحجرات	المدثر	المومنون
٤٢ـ المومن	المنافقون	المزمل	الرعد
٤٣ـ المجادلة	الجمعة	المطففين	الطور
٤٤ـ الحشر	النبى	عبس	الملك
٤٥ـ الجمعة	الفجر	الدهر	الحاقة
٤٦ـ المنافقون	الملك	القيامة	المعارج
٤٧ـ ن والقلم	والليل إذايغشى	المرسلات	النساء
٤٨ـ إنا أرسلنا نوحا	إذاالسماء انفطرت	عم يتساء لون	والنازعات
٤٩ـ قل أوحى إلى	الشمس	التكوير	انفطرت
٨٠ـ المرسلات	والسماء ذات البروج	النفطار	انشقت
٨١ـ والضحى	الطارق	هل أتاك حديث	الروم
٨٢ـ الهكم	سبح اسم ربك الأعلى	سبح اسم ربك الأعلى	العنكبوت
٨٣ـ الأعراف	الغاشية	والليل إذا يغشى	المطففون
٨٤ـ إبراهيم	عبس	الفجر	البقرة
٨٥ـ الكهف	الصف	البروج	الأنفال
٨٦ـ النور	الضحى	انشقت	آل عمران
٨٧ـ ص	ألم نشرح	اقرأ باسم ربك	الحشر
٨٨ـ الزمر	القارعة	لا اقسم بهذا البلد	الأحزاب
٨٩ـ الشريعة	التكاثر	والضحى	النور

٩٠ـ الذين كفروا	الخلع	ألم نشرح	الممتحنة
٩١ـ الحديد	الحمد	والسماء والطارق	الفتح
٩٢ـ لاأقسم بيوم	اللهم إياك نعبد	والعاديات	النساء
٩٣ـعم يتساء لون	إذا زلزلت	أرأيت	إذا زلزلت
٩٤ـ الغاشية	العاديات	القارعة	الخج
٩٥ـ والفجر	أصحاب الفيل	لم يكن	الحديد
٩٦ـوالليل إذايغشى	التين	والشمس	محمد
٩٧ـ إذا جاء نصر	الكوثر	التين	الإنسان
٩٨ـ الأنفال	القدر	ويل لكل	الطلاق
٩٩ـ براءة	الكافرون	الفيل	لم يكن
١٠٠ ـ طهٰ	النصر	لإيلاف قريش	الجمعة
١٠١ـ الملائكة	أبى لهب	التكاثر	ألم السجدة
١٠٢ـ الصافات	قريش	إنا أنزلناه	المنافقون
١٠٣ـ الأحقاف	الصمد	والعصر	المجادلة
١٠٤ـ الفتح	الفلق	إذا جاء نصر الله	الحجرات
١٠٥ـ الطور	الناس	الكوثر	التحريم
١٠٦ـ النجم		الكافرون	التغابن
١٠٧ـ الصف		تبت	الصف
١٠٨ـ التغابن		قل هو الله احد	المائدة
١٠٩ـ الطلاق		الم نشرح	التوبه
١١٠ـ المطففون			النصر
١١ـ المعوذتين			الواقعة

۱۱۲۔ والعاديات

۱۱۳۔ الفلق

۱۱۴۔ الناس

چنانچہ جدول میں دی گئی مصحف حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترتیب کے برعکس وہ ترتیب جو ان سے قولاً مروی ہے اور جو موجودہ قرآن کی ترتیب کے مطابق ہے حسب ذیل روایت کی جاتی ہے :

”عن أبی اسحاق قال : سمعت عبد الرحمن بن یزید یقول : سمعت ابن مسعود یقول فی بنی اسرائیل و الکهف و مریم و طه والا نبیاء أنهم من العتاق الأول و هن من تلادی“(۱۹)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی درج بالا قولی روایت اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ ابن مسعودؓ کے نزدیک قرآن مجید کی ترتیب موجودہ ترتیب کے عین مطابق تھی کیونکہ جس ترتیب سے انہوں نے درج بالا سورتیں بتائیں ہیں موجودہ قرآن مجید میں بھی یہی ترتیب پائی جاتی ہے۔

علمائے اسلام میں سے بعض کی یہ رائے ہے کہ قرآن مجید کی سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے گویا کہ سورتوں کی موجودہ ترتیب صحابہ کرامؓ نے اپنے اجتہاد سے دی تھی۔ اس گروہ کی طرف سے جو دلیل دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے مصاحف کا آپس میں اختلاف اس بات پر شاہد ہے کہ وہ ترتیب قرآن مجید اپنے اجتہاد سے قائم کرتے تھے۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے مصاحف میں ترتیب سور کے اختلاف کے باعث سورتوں کی ترتیب کو اجتہادی قرار دینے کا موقف کوئی وزن نہیں رکھتا کیونکہ سورتوں کی ترتیب کا یہ اختلاف ان کی دعوتی و جہادی مصروفیات کی وجہ سے وقوع پذیر ہوا نہ کہ حقیقتاً ان صحابہ کرامؓ کے نزدیک قرآن میں سورتوں کی ترتیب یہی تھی۔ اس بات کی حقیقت کچھ یوں سمجھ لیجیے کہ صحابہ کرامؓ مختلف علاقوں میں دعوت و تبلیغ کے لیے تشریف لے جاتے تھے یا کسی جنگی مہم اور سریہ میں شرکت کرنے کے لیے جاتے تھے تو جب وہ دربارِ نبویؐ میں لوٹتے تو اس دوران کوئی آیت یا سورۃ نازل ہوئی ہوتی تو

نبی کریم ﷺ سے وحی الٰہی کا نوشتہ لے کر اپنی اپنی نقول لیتے رہتے اور پھر اس کو حفظ کر لیتے تھے۔(۲۰)

چنانچہ اس طریقہ سے صحابہ کرام جو اپنے لیے نوشتے جمع کرتے رہے وہی ان کے مصاحف کی ترتیب ہو گئی گویا کہ صحابہ کرام کے مصاحف میں سور کی ترتیب غیر ارادی طور پر وہ ہو گئی جس کا روایات میں ذکر کیا گیا ہے۔اور پھر یہ مصاحف صحابہ کرامؓ کے اپنے ذاتی نسخے ہوتے تھے ان کو سرکاری طور پر تیار نہیں کروایا گیا تھا مگر اس بات کا خیال رہے کہ صحابہ کرامؓ قرآن مجید موجودہ ترتیب ہی کے مطابق حفظ کرتے تھے اور اس کی تلاوت کرتے تھے اور شبینہ کی محفلیں سجاتے تھے۔(۲۱)اسی لیے اختلافِ مصاحف صحابہ کے متعلق جو روایات نقل کی گئی ہیں وہ متعلقہ صحابی سے قولاً مروی نہیں ہیں بلکہ اس طرح مروی ہیں کہ "فلاں صحابی کے مصحف کی ترتیبِ سور فلاں ترتیب کے ساتھ تھی"۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مصحف کی ترتیب کے بارے میں ان کا اپنا قول یہ ہے کہ جب ان سے سبع الطّول سور کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اسی ترتیب سے قرآن مجید کی ابتدائی چھ سور (بقرہ ، آل عمران، النساء ، مائدۃ، انعام، اعراف، ساتویں راوی کو یاد نہیں رہی)بتائیں۔ چنانچہ یہی ترتیب بعینہ موجودہ مصحف میں موجود ہے۔

"عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ: ولقد اتینک سبعا من المثانی والقرآن العظیم "قال : البقرة وآل عمران والنساء والمائدة والأنعام والأعراف ورواه یحیي بن آدم عن اسرائیل وزاد قال اسرائیل و نسیت السابعة.(۲۲)

درج بالا روایت کی روشنی میں حضرت ابن عباسؓ کے بارے میں بھی یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ قرآن مجید موجودہ ترتیب کے مطابق ہی پڑھتے تھے اگرچہ ان کے مصحف کی ترتیب موجودہ قرآن کی ترتیب کے موافق و مطابق نہ تھی۔

اختلاف مصاحف صحابہ کے بارے میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان مصاحف کی کتابت عہد نبویؐ میں ہوئی تھی اور اس وقت قرآن مجید صحائف کی شکل میں ہوتا تھا۔ جب

صحابہ کرامؓ نے ان بے ترتیب سورتوں کو اکٹھا اور جمع کیا تو کسی نے وہ ترتیب دیکھ کر آگے روایت کر دیا کہ فلاں صحابی کے مصحف کی ترتیب یہ تھی تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ صحابہ کرامؓ قرآن مجید کو اپنی دی ہوئی ترتیب کے مطابق ہی پڑھتے تھے درج بالا روایات سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ان صحابہ کرامؓ سے مصاحف کی ترتیب کے بارے میں قولی روایات موجودہ قرآن مجید کی ترتیب کے مطابق ہیں۔

جن چار صحابہؓ کے مصاحف کے اختلاف کے بارے میں روایات میں آیا ہے ان میں سے تین صحابہ کے مصاحف نامکمل ہیں۔ جن میں مصحف علیؓ، مصحف ابی بن کعبؓ اور مصحف عبداللہ بن مسعودؓ شامل ہیں۔ چنانچہ ان مصاحف کا نامکمل ہونا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مصاحف در اصل اصطلاحاً جس کو مصحف کہا جاتا ہے وہ نہیں تھے بلکہ وہ صورۃً مصحف سے ملتے جلتے تھے اس لیے ان کو مصحف کہہ دیا گیا اسی طرح ان مصاحف کا نامکمل نہ ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ باقاعدہ ترتیب شدہ نہیں تھے۔ اور نہ ہی صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ قرآن مجید کی سورتوں کی ترتیب ان کے مصحف کے مطابق ہے اور پھر یہ کہ مصاحف صحابہ کے ذاتی نسخے تھے۔ جس طرح ہر انسان اپنی ایک مختلف طبیعت رکھتا ہے تو صحابہؓ نے اپنی اپنی طبیعت کے مطابق حفظ کے لیے یا معانی و مفہوم کے لیے جو کچھ پایا اپنے لیے لکھ لیا۔ گویا کہ مصاحف صحابہ کرامؓ کی مثال بیاض کی سی ہے جس میں صاحب بیاض اپنے ذہن کے مطابق اور اپنی ہی ترتیب سے مختلف اشیاء لکھتا رہتا ہے اسی طرح صحابہ کرام اپنی ضرورت کے مطابق قرآن مجید کی مختلف سور تحریر فرماتے رہتے تھے۔ اب ایسی ترتیب قرآن کے بارے میں یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید کی سور کی ترتیب اجتہادی ہے۔

اور پھر قرآن مجید کی سور کی موجودہ ترتیب تواتر سے چلی آرہی ہے۔ اگر کوئی خبر واحد اس تواتر امت کے متعارض و متخالف روایت کی جاتی ہے تو ایسی خبر واحد کی تواتر

کے مقابلہ میں کوئی حیثیت وو قعت نہیں رہتی ہے۔

یہ بات بھی واضح رہے کہ صحابہ کرامؓ کے مصاحف مصحف صدیقی سے ہرگز معارض نہ تھے کیونکہ صحابہ کرامؓ کے مصاحف ان کے ذاتی نسخے تھے اور منسوخ التلاوۃ آیات پر مشتمل ہوتے تھے جب کہ مصحف صدیقی منسوخ التلاوۃ آیات سے پاک تھا اور مصحف صدیقی ہی وہ متفقہ مصحف تھا۔ جو سرکاری طور پر خلیفہ وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نگرانی میں ترتیب دیا گیا تھا اور جس کی ترتیب میں مقتدر صحابہ کرامؓ نے حصہ لیا تھا۔

قرآن مجید کی سور کی ترتیب کے اجتہادی ہونے پر ایک یہ دلیل بھی دی جاتی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت فرمانے کے بعد سورۃ آل عمران کی بجائے سورۃ النساء کی تلاوت فرمائی۔

''عن حذيفةؓ :أنه قرأ النساء بعد البقرة قبل ال عمران''(۲۳)

مگر بنظر عمیق درج بالا روایت کا جائزہ لیا جائے تو اس سے یہ ہرگز ظاہر نہیں ہو رہا کہ سورتوں کی ترتیب اجتہادی تھی بلکہ درج بالا روایت سورتوں کے توقیفی ہونے پر دلالت کر رہی ہے۔ کیونکہ حضرت حذیفہؓ کی روایت سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ حضرت حذیفہؓ کے سامنے قرآن مجید کی ایک ترتیب ضرور موجود تھی اور وہ ترتیب موجودہ قرآن مجید ہی کی ترتیب کے مطابق تھی۔ کیونکہ ''قبل'' کا لفظ اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ حذیفہ جانتے تھے کہ سورۃ بقرۃ کے بعد سوۃ آل عمران ہے اور پھر اس کے بعد سورۃ النساء ہے مگر جب نبی کریمؐ ﷺ نے درجہ بالا ترتیب سے تلاوت فرمائی تو صحابی حضرت حذیفہؓ نے فوراً محسوس کیا کہ نبی کریمؐ نے عام ترتیب سے ہٹ کر تلاوت فرمائی ہے۔

۲۔ دوسری بات جو اس روایت سے واضح ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

موجودہ ترتیب قرآن کے مطابق تلاوت فرمائی کیونکہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ البقرۃ کے بعد سورۃ آل عمران کو چھوڑ کر سورۃ النساء پڑھی۔ اس طرح تو تلاوت نہیں فرمائی کہ آپؐ نے سورۃ نساء کو پہلے اور پھر آل عمران کو چھوڑ کر سورۃ بقرۃ تلاوت فرمائی ہو۔

۳۔ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سور کو ان کی فضیلت کے اعتبار سے ترجیح دی ہو کیونکہ سورۃ البقرۃ اور سورۃ نساء دونوں سور حلال و حرام کے احکامات پر مشتمل ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی آئے ہوئے وفد کو احکامات الہٰیہ سکھانے کے لیے ان سور کی تلاوت فرمائی ہو تاکہ ان کو احکامات خداوندی سے آگاہی ہو سکے۔

قرآن مجید کی سور کی ترتیب کے بارے میں ایک رائے یہ بھی پائی جاتی ہے جیسا کہ گذشتہ اوراق میں ذکر ہو چکا ہے کہ سورۃ التوبہ کے علاوہ قرآن مجید کی تمام سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔ ان کی طرف سے سورۃ التوبہ کی ترتیب کے اجتہادی ہونے پر جامع ترمذی کی روایت پیش کی جاتی ہے جس کو پہلے نقل کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہو رہا ہے کہ سورۃ الانفال کے بعد سورۃ التوبہ کو حضرت عثمانؓ نے اپنے اجتہاد سے رکھا جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

اگر درج بالا روایت کا بنظر عمیق جائزہ کیا جائے تو اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے نبی کریم ﷺ نے جس سورۃ کو جس جگہ لکھنے کا حکم دیا اسی جگہ لکھ دی گئی جیسا کہ حضرت عثمانؓ نے خود فرمایا:

”عن عثمان بن عفان: وضعهم الآيات و السور فى مواضعها بأمر النبى.(۲۴)

اور اسی طرح سورۃ انفال اور سورۃ توبہ کی ترتیب بھی توقیفی ہے جو صحابہ کرامؓ کے اتفاق سے لکھی گئی اور ایک صحابی نے بھی سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کی ترتیب میں

اختلاف نہیں کیا۔ خود حضرت عثمانؓ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ یہ دونوں سورتیں (سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ) آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں ''قرینتین'' کے نام سے پکاری جاتی تھیں۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی ابو جعفر نحاس کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

''أخرج النحاس فی ناسخه''عن عثمان بن عفان قال كانت الانفال و براءة يدعيان فی زمن رسول الله ﷺ القرينتين'' (۲۵)

چنانچہ مندرجہ بالا روایت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان سورتوں کا اقتران اور اتصال عہد نبوت میں معروف و مشہور اور زبان زد خلق عام تھا۔ مگر چونکہ قاعدہ یہ تھا کہ جب کوئی نئی سورت نازل ہوتی تو پہلی سورت سے جدا کرنے کے لیے ''بسم اللہ'' نازل ہوتی اور ''بسم اللہ'' کا نازل ہونا اس سورت کے اختتام کی علامت ہوتی تھی۔ چنانچہ جب سورۃ براءۃ کے آغاز میں ''بسم اللہ'' کا نزول نہ ہوا تو حضرت عثمانؓ کو یہ تردد ہوا کہ یہ مستقل سورۃ ہے یا پہلی سورۃ کا حصہ ہے؟ گویا کہ حضرت عثمان کا یہ تردد ترتیب سے متعلق نہیں تھا بلکہ مسئلہ جزئیت سے متعلق تھا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں کہ ''پس جب کہ سورۃ براءت کے شروع میں بسم اللہ نازل نہ ہوئی تو حضرت عثمانؓ کو یہ تردد ہوا کہ یہ مستقل سورت ہے یا پہلی سورت کا جزء اور اس کا تتمہ ہے؟ سو حضرت عثمانؓ کا یہ تردد اور یہ گمان مسئلہ ترتیب سے متعلق نہیں تھا بلکہ جزئیت سے متعلق ہے کہ سورۃ التوبہ گزشتہ سورت کا جزء ہے یا نہیں؟۔ باقی سورۃ الانفال اور سورۃ التوبہ کی باہمی ترتیب میں ذرہ برابر کوئی شبہ نہ تھا لہٰذا سورۃ التوبہ کو سورۃ الانفال کے بعد رکھنا توقیفی بھی تھا اور وفاقی اور اجماعی بھی تھا۔ (۲۶)

اسی طرح امام فخر الدین رازیؒ اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں:

''قال القاضی يبعد أن يقال: إنه عليه السلام

لم يتبين كون هذه السورة تالية لسورة الأنفال لأن القرآن مرتب من قبل الله تعالىٰ ومن قبل رسوله على الوجه الذى نقل،ولو جوزنا فى بعض السورة أن لا يكون ترتيبها من الله على سبيل الوحى،لجوزنامثله فى سائرالسوروفى آيات السور الواحدة ، و تجويزه يطرف ما يقوله الامامية من تجويز الزيادة و النقصان فى القرآن ، و ذلك يخرجه من كونه حجة ، بل الصحيح أنه عليه السلام أمر بوضع هذه السورة ، بعد الأنفال وحياً، و أنه عليه السلام حذف بسم الله الرحمن الرحيم من أول هذه السورةو حياً''۔(۲۷)

خلاصہ بحث ہے کہ حضرت عثمانؓ سے مروی درج بالا روایت سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہو رہا کہ سورۃ التوبہ کی ترتیب اجتہادی ہے بلکہ یہ واضح ہو رہا ہے کہ سورۃ التوبہ کے سورۃ الانفال کے جزء ہونے یا نہ ہونے میں حضرت عثمانؓ کو تردد ہوا نہ کہ مسئلہ ترتیب میں لہٰذا سورۃ الانفال کے بعد سورۃ براءۃ کو رکھنا توقیفی بھی تھا اور اجماعی بھی تھا۔اس لحاظ سے قرآن مجید کی تمام سورتوں کی ترتیب توقیفی قرار پاتی ہے اور اس میں ذرہ بھر شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ سیوطی، عبدالرحمٰن۔ الاتقان۔ ج۱، ص۶۲۔ مطبعة الازهرية المصرية۔ ۱۳۱۸ھ

۲۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ۔ الجامع۔ ج۱۱، ص۲۲۵۔ مکتبہ رحمانیہ۔ لاہور۔ ۱۹۹۲ء

۳۔ حاکم، محمد بن عبداللہ۔ المستدرک۔ ج۲، ص۶۱۱۔ دارالکتب العلمیۃ۔ ۱۹۹۳ء

۴۔ سیوطی، عبدالرحمٰن۔ الاتقان۔ ج۱، ص۵۷

۵۔ بیہقی، احمد بن حسین۔ شعب الایمان۔ ج۲، ص۵۳۵۔ دارالفکر بیروت۔ ۱۹۸۹ء

۶۔ سیوطی، عبدالرحمٰن۔ الاتقان۔ ج۱، ص۶۲

۷۔ بیہقی، احمد بن حسین۔ شعب الایمان۔ ج۲، ص۴۷۴

۸۔ ایضاً ص۳۲۰

۹۔ زرقانی، محمد عبدالعظیم۔ مناہل العرفان۔ داراحیاء التراث العربی، بیروت۔ ۱۹۹۸ء
ج۱، ص۲۴۹

۱۰۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ۔ الجامع۔ ج۱۱، ص۲۲۵

۱۱۔ بیہقی، احمد بن حسین۔ دلائل النبوۃ۔ دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۹۸۵ء۔ ج۳، ص۵۱

۱۲۔ زرقانی، محمد عبدالعظیم۔ مناہل العرفان۔ داراحیاالتراث العربی، بیروت۔ ۱۹۹۸ء
ج۱، ص۲۵۰

۱۳۔ سیوطی، عبدالرحمٰن۔ الاتقان۔ ج۱، ص۶۱

۱۴۔ زرقانی، محمد عبدالعظیم۔ مناہل العرفان۔ ج۱، ص۲۲۶

۱۵۔ ایضاً ص۲۵۱

۱۶۔ بیہقی، احمد بن حسین۔ شعب الایمان۔ ج۲، ص۳۳۴

۱۷۔ زرکشی، بدرالدین۔ البرہان فی علوم القرآن۔ داراحیاء التراث العربی، بیروت۔ ۱۹۹۴ء
ج۱، ص۲۲۵

۱۸۔ مصحف علی بن ابی طالب کی یہ ترتیب احمد بن ابو یعقوب (متوفی ۔ ۲۹۲ھ) کی کتاب ''تاریخ الیعقوبی'' کی جلد دوم صفحہ (۱۱۳ تا ۱۱۵) سے لی گئی ہے جبکہ مصحف حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترتیب محمد بن اسحاق الندیم کی کتاب ''الفہرست'' کے صفحہ (۲۶ ، ۲۷) سے لی گئی ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس کے مصحف کی ترتیب ابراھیم الابیاری نے اپنی کتاب ''تاریخ القرآن'' (صفحہ ۷۲ تا۷۹) میں بیان کی ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے ''الاتقان فی علوم القرآن'' میں صرف مصحف حضرت ابی کعبؓ اور مصحف حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترتیب سور بیان کی ہے۔ چنانچہ ان مصاحف کی ترتیب اس ترتیب سے مختلف ہے جو محمد بن اسحاق الندیم نے ''الفہرست'' میں بیان کی ہے۔ اس بنا پر کسی ترتیب کے بارے میں حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ ترتیب فلاں صحابی سے قطعی طور پر مروی ہے چنانچہ محمد بن اسحاق الندیم مصحف عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''قال محمد بن اسحاق رأیت عدة مصاحف ذکر نساخها انها مصحف ابن مسعودؓ لیس فیها مصحفین متفقین و اکثر ها فی رق کثیر النسخ و قد رأیت مصحفاً قد کتب منذ نحو ما ئتی سنة فیه فاتحة الکتاب''(ابن الندیم۔الفہرست۔ص

۱۹ بیہقی، شعب الایمان۔ج ۲، ص ۴۷۶

۲۰ بغوی، معالم التنزیل۔ج ۱، ص ۸۔ دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔ ۱۹۹۴ء

۲۱۔ وفاء الوفاء۔ج ۳، ص ۸۵۷

ذکر انس بن مالک سبعین رجلاً من الانصار کانوا إذا جنهم اللیل آو و إلی معلم لهم با لمدینة یبیتون یدرسون القرآن فاذاأصبحوا فمن کانت عنده قوة أصاب الحطب و استعذب من الماء و من کانت عنده سعة أصابو ا لشاة فاصلحو ها۔

۲۲۔ بیہقی، شعب الایمان۔ج ۲، ص ۴۷۶

۲۳۔ ابن حجر عسقلانی، فتح الباری۔ دارالفکر، بیروت۔ ۱۹۹۴ء۔ج ۱، ص ۴۳

۲۴۔ بیہقی، شعب الایمان۔ ج ۲، ص ۳۳۴

۲۵۔ سیوطی، الدر المنثور۔ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ ۱۹۹۴ء ج ۳، ص ۲۸

۲۶۔ محمد ادریس کاندھلوی، معارف القرآن۔ مکتبہ عثمانیہ، لاہور۔ ۱۹۸۴ء۔ ج ۳، ص ۲۸۰

۲۷۔ فخر الدین رازی۔ مفاتیح الغیب۔ دار الفکر، بیروت۔ ۱۹۹۵۔ ج ۸، ص ۲۲۴، ۲۲۹

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوا اَنفُسَهُم ذَكَرُوا اللّٰه فَاستَغفَرُوا لِذُنُوبِهِم وَ مَن يَّغفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اللّٰه وَلَم يُصِرُّ اعَلىٰ مَا فَعَلُوا وَهُم يَعلَمُون. (القرآن ۳/۱۳۵)

اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی بیجا حرکت کر بیٹھتے یا اپنے حق میں کوئی ظلم کر ڈالتے ہیں تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں اور اپنے گناہوں سے معافی طلب کرنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو۔ اور یہ (لوگ) اپنے کیے ہوئے پر اصرار نہیں کرتے درآنحالیکہ وہ جان رہے ہوں۔